دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

عدت میں پردے کے احکام

ریفرنس نمبر:FMD-2174 تاریخ:19-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے، تو اسے اپنی عدت کے دوران کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور کن سے نہیں؟ نیز اس دوران بھتیجوں بھانجوں یعنی سگے بھائی اور بہنوں کے بچوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اسی طرح داماد سے پردہ ہے یا نہیں؟ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ عدت وفات میں آسمان سے بھی پردہ ہے، کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بعض لوگ بر بنائے جہالت یہ سمجھتے ہیں کہ عدت میں پردہ کے کوئی خصوصی احکام ہوتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ دراصل شریعت میں عورت کے لیے جن مردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے، ان سے ہر حال میں پردہ کرنا ہے۔ عورت عدت میں ہو یا نہ ہو اور جن مردوں سے پردہ کا حکم نہیں ہے، ان سے عدت میں بھی پردہ نہیں۔ یعنی عدت سے پردے کے سابقہ احکامات بدلتے نہیں ہیں، بلکہ وہی رہتے ہیں۔

کن سے پردہ کرنا ہے اور کن سے نہیں اس حوالے سے شرعی اصول یہ ہیں کہ:

(1) غیر محرم یعنی اجنبی مرد، مثلاً دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، بہنوئی وغیرہ سے پردہ ہر حال میں واجب ہے، چاہے عورت عدت میں ہو یا عام حالت میں ہو۔

(2) محارم نسبی یعنی بھائی، بیٹا، چچا، ماموں اور والد وغیرہ سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر ان سے پردہ کرے گی، تو گنہگار ہو گی۔

(3) صہری محارم یعنی سسرالی رشتے سے جو محارم ہیں، جیسے سسر وغیرہ یونہی رضاعی محارم جیسے رضاعی بھائی اور رضاعی والد وغیرہ سے پردہ کرنا واجب نہیں، پردہ کرے، تو بھی جائز ہے، نہ کرے، تو بھی جائز ہے، البتہ جوانی کی حالت میں پردہ کرنا ہی مناسب ہے اور مظنہ فتنہ یعنی فتنہ کا ظنّ غالب ہو، تو پردہ کرنا واجب ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں پوچھی گئی صورت کا جواب واضح ہے وہ یوں کہ بھتیجے اور بھانجے چونکہ نسبی محارم میں

داخل ہیں، اس لیے ان سے عدت کے دوران پردہ نہ کرنا واجب ہے یعنی کرے گی تو گنہگار ہو گی اور داماد چونکہ سسرالی رشتے کے اعتبار سے محرم ہے، اس لیے اس سے پردہ کرنا، نہ کرنا دونوں ہی جائز ہے، البتہ ساس کے جوان ہونے کی حالت میں پردہ کرنا مناسب و بہتر ہے اور اگر فتنہ کا غالب گمان ہو، تو پردہ کرنا واجب ہو گا۔ یہ حکم بھی مطلقاً ہے، عدت کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔

اور شریعت میں آسمان سے پردے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لہذا عدت میں عورت اپنے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے مکان کے کھلے حصے یعنی صحن وغیرہ میں آسکتی ہے، اس کو دیکھ بھی سکتی ہے، ہاں اس صورت میں جن مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، ان سے بے پردگی نہ ہو اس بات کا ضرور دھیان رکھا جائے۔

وقار الفتاویٰ میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”عدت اور غیر عدت میں پردہ کے احکامات میں کوئی فرق نہیں۔ قبل عدت جن لوگوں سے پردہ فرض ہے، دوران عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔“

(وقار الفتاوی، ج3، ص158، بزم وقار الدین، کراچی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ”قبل عدت جن سے پردہ فرض تھا، دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے اور جن لوگوں سے عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا، ان سے عدت میں بھی پردہ کرنا فرض نہیں۔“

(وقار الفتاوی، ج03، ص212، بزم وقار الدین، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب۔ اگر کرے گی، تو گنہگار ہو گی اور محارم غیر نسبی مثل علاقۂ مصاہرت و رضاعت، ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز، مصلحت و حالت پر لحاظ ہو گا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ **جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے**، یہی حکم خسر اور بہو کا ہے۔“ **(فتاوی رضویہ، ج22، ص240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

05 جمادی الاخری 1442ھ / 19 جنوری 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے